آیت چالیس کی مخفی تاریخ — عدد انیس

دوسرا افسوس — حصہ ششم

Jeff Pippenger

2026-07-20

دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابیں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں، یعنی باہم مل کر کامل ہو جاتی ہیں۔

> "مکاشفہ میں بائبل کی تمام کتابیں آ کر باہم ملتی ہیں اور اختتام کو پہنچتی ہیں۔ یہاں دانی ایل کی کتاب کا تکملہ ہے۔" اعمالِ رسولاں، 585۔

بائبل کی نبوت کے مملکتیں علمِ نبوت کے طالبِ علم کی توجہ کا مرکز ہونی چاہئیں، کیونکہ آخر زمانہ کی بیرونی تاریخ بنیادی طور پر وہیں بیان کی گئی ہے۔

> ”یہ کہیں بہتر ہے کہ خدا کے کلام کی روشنی میں اُن اسباب کو سیکھا جائے جو سلطنتوں کے عروج و زوال پر حکمرانی کرتے ہیں۔ نوجوان اِن ریکارڈات کا مطالعہ کریں، اور دیکھیں کہ قوموں کی حقیقی خوشحالی کس طرح الٰہی اصولوں کو قبول کرنے کے ساتھ وابستہ رہی ہے۔ وہ عظیم اصلاحی تحریکوں کی تاریخ کا بھی مطالعہ کرے، اور دیکھے کہ یہ اصول، اگرچہ حقیر جانے گئے اور اُن سے نفرت کی گئی، اور اُن کے حامیوں کو قید خانوں اور سولی کے حوالے کیا گیا، تو بھی یہی اصول انہی قربانیوں کے وسیلہ سے بارہا غالب آئے ہیں۔“ Education, 238.

مقدس تواریخ، خواہ وہ ”عظیم اصلاحی تحریکیں“ ہوں یا ”مملکتوں کا عروج و زوال“؛ مقدس تواریخ خدا کے کلام میں زندگی اور موت کا معاملہ ہیں۔ پولس نے ۲ تھسلنیکیوں باب دو میں قلم بند کیا کہ جو لوگ سچائی سے محبت نہیں رکھتے، اور جو بعد ازاں سخت گمراہی قبول کرتے ہیں؛ وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ انہوں نے اس پیغام کو رد کرنے کا انتخاب کیا جس کی نشاندہی پولس نے اس عبارت میں کی۔ یہ عبارت مشرکانہ روم کے ساتھ پاپائی روم کے تعلق کی نشان دہی کرتی ہے، جو پرگمنس اور تھیاتیرہ کے تعلق ہی کی مانند ہے، اور لوہے اور مٹی کے تعلق کی بھی مانند ہے، نیز اژدہا اور پاپائیت کے تعلق کی بھی۔ پاپائی روم کا عروج، جس کی نمائندگی تھیاتیرہ سے ہوتی ہے، اور مشرکانہ روم کا زوال، جس کی نمائندگی پرگمنس سے ہوتی ہے، ایک ایسی سچائی ہے جس سے وہ لوگ نفرت کرتے ہیں جو سخت گمراہی قبول کرتے ہیں۔

میلرائیٹ تاریخ میں میلرائیٹس اور پروٹسٹنٹس کے درمیان وہ بحث جو 1843 کے پیشرو چارٹ تک پہنچ گئی، دانی ایل گیارہ کی آیت چودہ میں "تیرے لوگوں کے ڈاکو" کے طور پر کس تاریخی قوت کی نمائندگی کی گئی تھی، اسی کے بارے میں تھی۔ کیا ڈاکو، جیسا کہ میلرائیٹس اصرار کرتے تھے، بت‌پرست روم کا عروج تھے، یا جیسا کہ پروٹسٹنٹس کا دعویٰ تھا، وہ سلوکیوں کا زوال تھا؟

> "ہر اُس قوم کو جس نے عمل کے میدان میں قدم رکھا ہے، زمین پر اپنی جگہ گھیرنے کی اجازت دی گئی ہے، تاکہ یہ دیکھا جائے کہ آیا وہ ’نگہبان اور قدوس‘ کے مقصد کو پورا کرے گی یا نہیں۔ نبوت نے دنیا کی عظیم سلطنتوں—بابل، مادی و فارس، یونان، اور روم—کے عروج و زوال کا سراغ لگایا ہے۔ اِن میں سے ہر ایک کے ساتھ، جیسے کم قوت رکھنے والی قوموں کے ساتھ ہوا، تاریخ نے اپنے آپ کو دہرایا۔ ہر ایک کے لیے آزمائش کا ایک زمانہ تھا، ہر ایک ناکام ہوئی، اُس کی شان ماند پڑ گئی، اُس کی قوت جاتی رہی، اور اُس کی جگہ کسی اور نے لے لی۔ ..."

”قوموں کے عروج و زوال سے، جیسا کہ کلامِ مقدس کے اوراق میں واضح کیا گیا ہے، انہیں یہ سیکھنا چاہیے کہ محض ظاہری اور دنیوی جلال کس قدر بے وقعت ہے۔ بابل، اپنی تمام قوت اور اپنی تمام شان و شوکت کے ساتھ—جس کی مانند ہماری دنیا نے اس کے بعد کبھی نہیں دیکھی—وہ قوت اور وہ عظمت جو اُس زمانہ کے لوگوں کو نہایت مستحکم اور پائدار معلوم ہوتی تھی—کس قدر کامل طور پر مٹ گئی! ’گھاس کے پھول‘ کی مانند وہ فنا ہو گئی۔ اسی طرح ہر وہ چیز فنا ہو جاتی ہے جس کی بنیاد خدا پر نہیں۔ صرف وہی چیز قائم رہ سکتی ہے جو اُس کے مقصد کے ساتھ پیوستہ ہو اور اُس کے کردار کا اظہار کرتی ہو۔ اُس کے اصول ہی وہ واحد ثابت چیزیں ہیں جنہیں ہماری دنیا جانتی ہے۔“ Education, 177, 184.

بائبلی تاریخ وہ رُؤیا ہے جس کی بابت سلیمان نے کہا کہ اُس کے فقدان میں ہلاکت ہوتی ہے۔ میلریوں نے اُن ایک سو پچاس برسوں کو، جو مکاشفہ باب نو کی آیات پانچ اور دس میں ”پانچ مہینے“ کے طور پر ظاہر کیے گئے ہیں، پہچانا اور اُن کا اعلان کیا، لیکن اُنہوں نے مکاشفہ باب نو میں پیش کی گئی تاریخ کا گہرا کھوج نہ لگایا۔ اُنہوں نے درست طور پر آیت دس کے پانچ مہینوں کی شناخت کی، لیکن بظاہر اُنہوں نے یہ سمجھا کہ چونکہ آیات پانچ اور دس دونوں میں ”پانچ مہینے“ کی تعبیر پائی جاتی ہے، اس لیے وہ محض دونوں آیات میں ظاہر کی گئی عذاب کی نبوت پر زور دینے کے لیے ہے۔ اب آسانی سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ جب آیت پانچ ”پانچ مہینے“ کی نمائندگی کرتی ہے تو وہ ایک سو پچاس برسوں کی نمائندگی کرتی ہے جو 632 میں محمد کی وفات سے شروع ہوئے اور 782 میں بازنطینی، یا مشرقی رومی سلطنت کی ملکہ آئرین کی تذلیل پر ختم ہوئے۔

اوّلین پیشرو آیت دس کے اطلاق میں درست تھے کہ 27 جولائی 1299ء کو نیکومیڈیا کی لڑائی ایک سو پچاس برس کی مدت کے آغاز کے طور پر تھی، جو 27 جولائی 1449ء کو قسطنطنیہ میں حکومت کرنے والے آخری قسطنطین کی تذلیل پر منتج ہوئی۔ سطر پر سطر، ایک سو پچاس برس کی ایک مدت عالمی اسلام کی نشان دہی کرتی ہے، جیسا کہ پہلی آفتوں کے اسلامِ عرب اور دوسری آفتوں کے اسلامِ ترکی دونوں کی نمائندگی سے ظاہر ہے۔ وہ اسلام جس نے بادشاہ اور ملکہ دونوں کو اکٹھا ذلیل کیا، عالمی اسلام کی ایک ایسی مملکت پر فتح کی نشان دہی کرتا ہے جو ایک عورت پر مشتمل ہے، جس کی نمائندگی آئرین کرتی ہے، اور ایک مرد پر، جس کی نمائندگی آخری قسطنطین کرتا ہے۔

ایک سو پچاس برس کے اس عرصے میں، جو آئرین کی تذلیل پر اختتام پذیر ہوتا ہے، عرب کا اسلام بازنطیہ کے علاقے یا قلمرو پر قبضہ کر لیتا ہے، اور آئرین کو ایسی ذلت آمیز حالت میں چھوڑ دیتا ہے کہ اسے دیگر تاوانوں کے علاوہ تین سال تک خراج ادا کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ جب قسطنطینِ آخر کی تذلیل واقع ہوئی، تو اس نے چار سالہ مدت کے آغاز کو نشان زد کیا، جو ایک محاصرے اور مشرقی روم کے دارالحکومت کی سرنگونی پر ختم ہوتی ہے۔ دونوں صورتوں میں اسلام ہی تھا: آئرین کے لیے عربی اسلام، اور قسطنطینِ آخر کے لیے ترکی اسلام۔ آخری ایام میں عالمی اسلام، جیسا کہ پہلے اور دوسرے ہلاکت میں مذکور عربی اور ترکی اسلام کے دو گواہوں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، پہلے قلمرو پر قبضہ کرے گا، اور پھر دارالحکومت پر۔ آخری ایام کی وہ سیاسی ہستی جس کی نمائندگی مشرقی روم کے قسطنطین سے ہوتی ہے، علامتی طور پر آخری ایام کی اس مذہبی ہستی سے بیاہی گئی ہے جس کی نمائندگی مشرقی روم کی آئرین سے ہوتی ہے۔ میں سیاسی اور مذہبی ہستی کی اصطلاح اس امر کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کرتا ہوں کہ حیوان کی شبیہ کی علامت پہلے ریاستہائے متحدہ میں واقع ہوتی ہے اور پھر دنیا میں۔ حیوان کی شبیہ قسطنطین اور آئرین کی علامتی شادی ہے، جو دونوں اسلام کے ہاتھوں اپنی قلمرو اور دارالحکومت کھو دینے کے سبب ذلیل کیے جاتے ہیں۔

ان کی شادی دونوں تاریخوں کو باہم ہم آہنگ کرنے سے متعیّن ہوتی ہے، اور اس کی مثال 313 میں کانسٹانشیا اور لیسینیوس کی شادی سے پیش کی گئی، جب فرمانِ میلان نافذ کیا گیا، اور سمیرنا کی علامتی کلیسیا کا خاتمہ ہوا اور پرگامس کی علامتی کلیسیا کا آغاز ہوا۔ جن لوگوں کو پولُس سخت

گمراہی پانے والے کے طور پر مشخص کرتا ہے، وہ پولُس کے اس تنبیہی پیغام کو دیکھنے سے انکار کرتے ہیں جس میں گمراہی کے اس دور کا ذکر شامل ہے جو مردِ گناہ کے ظاہر ہونے سے پہلے آتا ہے۔ یہ برگشتگی پرگامس کی تاریخ میں واقع ہوتی ہے، اور مردِ گناہ 538 میں ظاہر کیا گیا، پھر تھیاتیرہ کی کلیسیا شروع ہوئی۔

> کسی طرح کوئی تمہیں دھوکا نہ دے، کیونکہ وہ دن نہ آئے گا جب تک پہلے برگشتگی نہ واقع ہو، اور وہ مردِ گناہ، یعنی ہلاکت کا فرزند، ظاہر نہ ہو؛ جو ہر اُس سے جو خدا کہلاتا ہے یا جس کی پرستش کی جاتی ہے، مخالفت کرتا اور اپنے آپ کو بلند کرتا ہے؛ یہاں تک کہ وہ خدا کے ہیکل میں خدا بن کر بیٹھتا ہے اور اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ 2 تھسلنیکیوں 2:3، 4۔

مشرقی روم کی تاریخ نبوی سچائی کی دو گواہیاں فراہم کرتی ہے، اور یہی سچائی مشرقی روم کے مغربی روم کے ساتھ علامتی تعلق میں بھی ظاہر کی گئی ہے۔ اس تعلق میں مغربی روم کلیسیا ہے اور مشرقی روم ریاست ہے۔ روم کلیسیا اور ریاست کا ایک امتزاج ہے، جیسا کہ دانی ایل کے دوسرے باب میں لوہے اور مٹی کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔

ایک سبب جس کی بنا پر یہ بات قائل کن طور پر دیکھی جا سکتی ہے کہ آخری ایام میں عالمگیر اسلام ایک ایسی قوت کے خلاف آتا ہے جسے کلیسیا اور ریاست کے امتزاج کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور اس کے علاقہ اور دارالحکومت پر قبضہ کر لیتا ہے، مکاشفہ نو کی مقدس تاریخ سے دو اور شہادتوں سے تقویت پاتا ہے۔ عثمان نے 27 جولائی 1299 کو نیکومیڈیا کے علاقے کو فتح کیا، اور پھر دو سال بعد 1301 میں نقیہ کے علاقے کو فتح کیا۔ اس کے بیٹے نے 1331 میں نقیہ کے دارالحکومت شہر کو فتح کیا، اور اسی بیٹے نے نیکومیڈیا کے دارالحکومت شہر کو چار سالہ محاصرے میں فتح کیا جو 1337 میں ختم ہوا۔ ابتدائی علمبرداروں نے 27 جولائی 1299 کو عثمان کے ساتھ نشان زد کیا، لیکن انہوں نے اگلی لڑائی، یعنی نقیہ کی لڑائی، کو سلطنتِ عثمانیہ کے قیام کے تاریخی دوسرے قدم کے طور پر کبھی نہیں دیکھا۔ 27 جولائی 1299 اتوار کے قانون تک پہنچنے کے لیے کئی اقدامات میں سے پہلا قدم تھا۔ ترک اسلام کے پہلے دو اقدامات نے ایک ایسی پیشین گوئی کے آغاز کی نشان دہی کی جو 1449 میں ختم ہوئی، پھر دوبارہ 1840 میں، پھر دوبارہ 9/11 پر، اور پھر دوبارہ 31 دسمبر 2023 کو۔

اُن دو مراحل میں سے پہلی نے نہ صرف ایک سو پچاس برس کے آغاز کو نشان زد کیا، بلکہ اُس نے اڑتیس برس کے آغاز کو بھی نشان زد کیا۔ یہ اُس وقت شروع ہوا جب عثمان نے نیکومیڈیا کا علاقہ لے لیا، اور اڑتیس برس بعد اُس وقت اختتام پذیر ہوا جب عثمان کے بیٹے نے 1337 میں چار سالہ محاصرہ کے اختتام پر نیکومیڈیا کے دارالحکومت شہر کو فتح کر لیا۔ عدد اڑتیس "اُٹھ کھڑے ہونے" کی نمائندگی کرتا ہے، اور عثمان کے اُس ابتدائی اقدام، یعنی علاقہ لینے،نے ترکی اسلام کے اُبھار کو نشان زد کیا۔ اڑتیس برس کے اُس پہلے مرحلے میں، "چار برس" کا محاصرہ اختتام کو نشان زد کرتا ہے۔ ایک سو پچاس برس کے آخری مرحلے پر ذلت وارد کی جاتی ہے، اور چار برس بعد 1453 میں مشرقی روم کے دارالحکومت کو فتح کر لیا جاتا ہے۔

خواہ وہ 1453 میں عثمانی تُرک ہوں، یا عثمان کے بیٹے کا 1337 میں نیکومیڈیا اور 1331 میں نقیہ—دونوں پر قبضہ کرنا—ان تینوں مثالوں میں ہر دارالحکومت تاریخ کے کسی نہ کسی مرحلے پر مشرقی روم کا دارالحکومت رہ چکا تھا۔ یہ تینوں سطریں مشرقی روم کی فتح کی نشان دہی کرتی ہیں۔ ان تینوں میں سے ہر ایک سطر اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ اسلام نے پہلے مشرقی روم کے علاقے کو، اور اس کے بعد اس کے دارالحکومت کو فتح کیا۔ تینوں دارالحکومتوں کا نام اسی علاقے کے نام کے ساتھ ایک ہی ہے۔ ان تینوں سطروں میں آغاز و انجام کے تاریخی کردار ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ اسلام کے ہاتھوں بادشاہ اور ملکہ دونوں کی تذلیل کے ساتھ ایک کلیسیا و ریاست کے تعلق کی نشان دہی کرتے ہوئے، یہ نبوتی تذلیل ان کی سطروں کو مغربی روم کے ساتھ بھی جوڑتی ہے، جسے 330 میں

قسطنطینِ اعظم نے بھی اس وقت ذلیل کیا تھا جب اُس نے شہرِ روم پر قسطنطنیہ کو ترجیح دی۔ مغربی روم کی آخری تذلیل 476 میں آخری شہنشاہ کے ساتھ واقع ہوئی، اور اُس کے بعد سے وہ تیزی کے ساتھ زوال پذیر ہوتا چلا گیا۔

مغربی روم، مشرقی روم کے تعلق میں، کلیسیا تھا؛ اور مشرق، ریاست تھا۔ ابتدا میں 330 میں ذلت، پھر 476 میں ذلت، اور پھر 782 میں، اور پھر دوبارہ 1449 میں۔ ذلت کی ایک لکیر، جو ایک سلطنت کی تقسیم سے شروع ہوتی ہے؛ پھر 476 میں شہنشاہ، اور اس کے نتیجے میں سلطنت، کے کھو دینے کی ذلت اس کے پیچھے آتی ہے؛ اور پھر اسلام، پہلے 782 میں مشرق کے علاقے پر، اور پھر 1453 میں مشرق کے دارالحکومت پر، ذلت لے آتا ہے۔

بائبلی نبوت کی رُو سے اسلام مشرقی اور مغربی دونوں روم کی نسل کو آشکارا کرتا ہے، اور وہ روشنی جو آج اسلام پیدا کر رہا ہے، اسلام کی اُس بنیادی روشنی کے ساتھ ہم آہنگ ہے جو میلری علمبرداروں کے لیے تھی، لیکن اُس سے بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ آزمائش کا وہ زمانہ جو 2024 میں اس سوال کے ساتھ شروع ہوا کہ ’تیرے لوگوں میں سے وہ ڈاکو کون ہیں جو رؤیا کو قائم کرتے ہیں‘، آزمائشی مدت کا الفا تھا؛ اور اب آزمائشی مدت کے اختتام پر، مکاشفہ باب نو میں اسلام کے موضوع سے حاصل ہونے والی روشنی مغربی اور مشرقی روم کے ایسے گواہ شامل کرتی ہے جن کا ان موجودہ آخری ایام تک کبھی جائزہ نہیں لیا گیا تھا۔

اسلام کی نبوتی خطوط، جو ابواب نو سے گیارہ میں پیش کیے گئے ہیں، دانی ایل گیارہ کی آیات دس سے سولہ میں موجود تاریخی خطوط کو یکجا کرتی ہیں، اس طور پر کہ وہ ایسی شہادتیں فراہم کرتی ہیں جو ان خطوط سے مربوط ہیں جو ان مضامین میں پہلے ہی زیرِ بحث آ چکی ہیں۔ لیکن اسلام کے عروج کی نبوتی تمثیل کے اندر، میلریوں کی تحریک اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک—دونوں—کا عروج بھی شامل ہے۔ چار چار سال کے دو ادوار، جو مکاشفہ نو کی زمانی نبوتوں کے اندر اور ان کے جزو کے طور پر مضبوطی سے قائم ہیں، 1840 سے 1844 تک کے چار برسوں کی گواہی فراہم کرتے ہیں۔ 1844 میں نبوتی وقت پھر نہیں رہتا، لہٰذا چار سال کے علامتی دور کا تعین وقت سے نہیں بلکہ اس کی نبوتی خصوصیات سے ہوتا ہے۔ پہلا چار سالہ دور 1337 میں، جب اُس نے اپنے باپ کے اس علاقے کو فتح کرنے کے اڑتیس برس بعد نیکومیڈیا، جو مشرقی روم کا سابق دارالحکومت تھا، فتح کیا، اسلام کی فتح کی نشان دہی کرتا ہے۔ دوسرا چار سالہ دور 1449 میں مشرقی روم کے سیاسی اور مذہبی حکمرانوں کی اُس ذلت کی نشان دہی کرتا ہے جو اسلام کے ذریعے واقع ہوئی، اور تیسرا چار سالہ دور خدا کی قدرت کے ایک جلالی ظہور کی نشان دہی کرتا ہے، جب وہ فرشتہ جس نے اپنی جلال سے زمین کو منور کیا، 11 اگست 1840 کو نازل ہوا۔

پہلے اور دوسرے فرشتے کی میلری تاریخ، ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے دوران تیسرے فرشتے کی تاریخ کے مطابق ہے۔ مہر کرنے کا یہ آخری کام گناہ کے مٹا دیے جانے کا عمل ہے؛ یہ الوہیت اور انسانیت کا باہمی اتصال ہے، اور یہ ایک ایسی جنگ کے دوران واقع ہوتا ہے جو اسلام کے ذریعے برپا کی جا رہی ہے۔

> اور اُس نے اتھاہ گڑھا کھول دیا؛ اور اُس گڑھے میں سے دھواں یوں اُٹھا جیسے کسی بڑے بھٹّے کا دھواں؛ اور اُس گڑھے کے دھوئیں کے سبب سورج اور فضا تاریک ہو گئے۔ اور اُس دھوئیں میں سے ٹڈّیاں زمین پر نکل آئیں؛ اور اُنہیں اختیار دیا گیا، جیسا کہ زمین کے بچھوؤں کو اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اور اُنہیں حکم دیا گیا کہ نہ زمین کی گھاس کو نقصان پہنچائیں، نہ کسی ہری چیز کو، نہ کسی درخت کو؛ بلکہ فقط اُن لوگوں کو جن کی پیشانیوں پر خدا کی مُہر نہیں ہے۔ مکاشفہ 9:2–4۔

ہر پیشین گوئی کی کامل تکمیل آخری ایّام میں ہوتی ہے، لہٰذا یہ عبارت ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مُہر بندی کی نشان دہی کر رہی ہے۔ مکاشفہ نو میں اسلام کی پیشین گوئی اُس تاریخی کلید کو

فراہم کرتی ہے جو اُس قدرت کی نہایت کامل تمثیل کو، جو اُس رویا کو قائم کرتی ہے، اُس تاریخ میں یکجا کرتی ہے جو 11 اگست 1840ء پر منتج ہوئی، جب اسلام کو روک دیا گیا۔ اُس مقام سے مکاشفہ نو کی گواہی باب دس اور پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ تک پھیل گئی۔ پھر باب گیارہ میں تیسری ہلاکت یکایک اتوار کے قانون پر آ پہنچتی ہے، اور یہی وہ وقت ہے جب تیسرے فرشتے کی بلند صدا شروع ہوتی ہے۔ باب نو اسلام کی وہ کلید ہے جو دانی ایل اور مکاشفہ میں پیش کی گئی سلطنتوں کے عروج و زوال کو مرتب کرتی ہے۔ باب دس اور گیارہ ایک لاکھ چوالیس ہزار دانش مند کنواریوں کے تجربہ کی نشان دہی کرتے ہیں۔ باب نو اُس نشان کی نشان دہی کرتا ہے جو خارجی رویا کو قائم کرتی ہے، اور باب دس اور گیارہ اُس داخلی رویا کی نشان دہی کرتے ہیں جو برّہ کے ساتھ قدس الاقداس میں داخل ہونے سے وابستہ ہے۔

مکاشفہ کا دسواں باب مسیح کو اُس زورآور فرشتہ کے طور پر پیش کرتا ہے جو ایک کھلی ہوئی چھوٹی کتاب کے ساتھ نازل ہوتا ہے۔ یہ واقعہ 11 اگست 1840 کو مکاشفہ نو کی اُس نبوت کے اختتام پر پورا ہوا جو تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کی نشان دہی کرتی ہے۔ مکاشفہ دس اُس تاریخ کے بعد کی تاریخ کو اُس وقت تک متعین کرتا ہے جب 22 اکتوبر 1844 کو یوحنا کے پیٹ میں یہ پیغام کڑوا ہو گیا۔ 1840 سے 1844 تک کے چار سال پہلے فرشتہ کی آمد سے شروع ہوتے ہیں اور تیسرے فرشتہ کی آمد پر ختم ہوتے ہیں۔ یہ چار سال، جو 11 اگست 1840 کی تکمیل کے بعد آئے، 27 جولائی 1449 سے 1453 تک کے اُن چار برسوں کی تمثیل تھے جو تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کے آغاز پر واقع ہوئے۔ یہ دونوں چار سالہ ادوار 1333 سے 1337 تک نیکومیڈیا کے محاصرہ کے چار برسوں کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ علامتی طور پر مشرقی روم اسلام کے ہاتھوں تین مرتبہ فتح کیا گیا۔ پہلی مرتبہ 1331 میں نقیہ کے محاصرہ کے وقت، پھر 1337 میں نیکومیڈیا کے چار سالہ محاصرہ میں، اور پھر 1453 میں قسطنطنیہ کے محاصرہ میں۔

ڈایوکلیشیئن نے 393 میں قانونی طور پر روم کو مشرق اور مغرب میں تقسیم کیا، اور قسطنطین نے 330 میں نبوتی طور پر روم کو مشرق اور مغرب میں تقسیم کیا۔ 395 میں، شہنشاہ تھیوڈوسیوس اوّل کی وفات پر، سلطنت باضابطہ اور دائمی طور پر تقسیم ہو گئی، کیونکہ اس نے مشرق اور مغرب اپنے دو بیٹوں کے لیے بطور میراث چھوڑے۔ کیتھولک کلیسیا 1054 میں "عظیم انشقاق" کے موقع پر مشرق اور مغرب میں تقسیم ہو گئی۔ یہ تقسیم بتدریج واقع ہوئی، جیسا کہ اس کے بعد آنے والا زوال بھی بتدریج تھا۔ یہ تقسیم آج تک برقرار ہے۔ اس تاریخ سے پچاس برس کے اندر، روم کی مغربی کلیسیا نے اسلام کے خلاف تقریباً دو سو برس پر مشتمل صلیبی جنگوں کا آغاز کیا۔ مغربی روم اس وقت سقوط پذیر ہوا جب 476 میں اس نے اپنا آخری شہنشاہ کھو دیا۔ مشرقی روم 1453 میں سقوط پذیر ہوا۔ پاپائی روم 1798 میں سقوط پذیر ہوا۔ مشرکانہ روم 393، 330 اور 395 میں مشرق اور مغرب میں تقسیم ہوا۔ پاپائی روم 1054 میں مشرق اور مغرب میں تقسیم ہوا۔ سسٹر وائٹ سلطنتوں کے عروج و زوال کو خدا کے کلام کے مطالعہ میں ایک بنیادی نقطۂ حوالہ قرار دیتی ہیں۔

وہ سلطنتیں جو مکاشفہ کے نویں باب سے تاریخ کی روشنی میں نمایاں ہو کر سامنے آتی ہیں، اس استدلال کو تقویت دیتی ہیں کہ یہی روم ہے جو اس رویا کو قائم کرتا ہے۔ اسلام اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کے درمیان نبوتی تعلق اس بات کا ثبوت ہے کہ نصف شب کی للکار کا پیغام—جس کی تمثیل مسیح کے گدھی پر سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہونے سے کی گئی تھی—ایک زمانی نبوت کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، جو پہلی ہلاکت کے زمانے میں شروع ہوئی، نبوت کے دوسرے حصے میں دوسری ہلاکت کے دوران جاری رہی، اور اپنی تکمیل اس چار سالہ تاریخ میں پہنچی جہاں پہلی اور دوسری فرشتے کے ملیرائیٹ تحریک نے اسی نبوت کی تکمیل کے ساتھ آغاز کیا۔ یہ نبوت "اڑتیس اور دو سال" (1299 اور 1301) کی علامت سے شروع ہوئی، جس نے اسلام کے عروج کو نشان زد کیا، اور "اڑتیس اور دو سال" (1838 اور 1840) کی علامت پر اختتام پذیر ہوئی، جس نے ملیرائیٹس کے عروج کو نشان زد کیا۔

1844 میں، میلرائیٹس کے چار سالہ دور کے اختتام پر، جس کی تمثیل 1333 سے 1337 کے محاصرہ، اور 1449 سے 1453 کے محاصرہ کے ذریعے کی گئی تھی، نبوی وقت کا اطلاق اب مزید نہیں کیا جانا تھا۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے عَلَم کو بلند کیا جانا براہِ راست اُس نبوت سے مربوط ہے جہاں اسلام بلند کیا جاتا ہے۔

> یہوداہ، تُو وہی ہے جس کی تیرے بھائی ستائش کریں گے؛ تیرا ہاتھ تیرے دشمنوں کی گردن پر ہوگا؛ تیرے باپ کے بیٹے تیرے آگے سجدہ کریں گے۔ یہوداہ شیر کا بچہ ہے؛ اے میرے بیٹے، تُو شکار سے چڑھ آیا ہے؛ وہ جھکا، وہ شیر کی مانند دُبک کر بیٹھا، بلکہ بوڑھے شیر کی مانند؛ کون ہے جو اسے اُٹھائے؟ عصا یہوداہ سے جدا نہ ہوگا، نہ اُس کے پاؤں کے درمیان سے فرمانروا، جب تک شیلوہ نہ آئے؛ اور قوموں کا اجتماع اُسی کے پاس ہوگا۔ وہ اپنے بچے کو انگور کی بیل سے باندھے گا، اور اپنی گدھی کے بچے کو عمدہ بیل سے؛ اُس نے اپنے کپڑے مے میں دھوئے، اور اپنی پوشاک انگوروں کے خون میں: اُس کی آنکھیں مے سے سرخ ہوں گی، اور اُس کے دانت دودھ سے سفید۔ پیدایش 49:8–12۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار مسیح کے کردار کی کامل عکاسی کرتے ہیں، اور مسیح، دیگر علامتی نمائندگیوں کے ساتھ ساتھ، ''برگزیدہ تاک'' ہیں۔ پیدایش 16:12 میں اسمٰعیل کو ایک ''وحشی'' آدمی کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔

> اور وہ ایک جنگلی انسان ہوگا؛ اس کا ہاتھ ہر شخص کے خلاف ہوگا، اور ہر شخص کا ہاتھ اس کے خلاف؛ اور وہ اپنے تمام بھائیوں کے سامنے سکونت اختیار کرے گا۔

جس لفظ کا ترجمہ "جنگلی" کیا گیا ہے وہ عرب کا جنگلی گدھا ہے۔ آخری ایام میں مسیح کے نمائندے عرب کے جنگلی گدھے کے پیغام پر سوار ہیں، اُس گدھے پر جس پر مسیح یروشلم میں داخل ہوا، اُس گدھے پر جو آخرکار اُس وقت بولا جب بلعام نے اُسے تیسری بار مارا۔ وہ پیغام جس نے 1840 میں پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی، اُس نے اُسی نبوی تاریخ میں—جہاں وہ پیغام موجود تھا جس نے اُس تحریک کو تقویت دی—ایک مربوط اور اہم ایک سو پچاس سالہ نبوت کو نہ دیکھا۔ اُنہوں نے اُسی زمانی نبوت میں چار چار سال کے دو ادوار کو نہ دیکھا جو 1840 سے 1844 تک کی تاریخ کا نمونہ تھے۔ یہوداہ کے قبیلے کا شیر اب "قدیم راستوں" سے ایسی روشنی کو کھول رہا ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی، اور یہ ایسی روشنی ہے جو اُس روشنی کے ساتھ ہم آہنگ ہے جو 31 دسمبر، 2023 سے کھلتی آ رہی ہے۔ یہ اس بارے میں ہر شک کو دور کر دیتی ہے کہ نیشویل پر ضرب لگانے والا اسلام ہی ہے۔ یہ روشنی روم کی علامت کو منور کرتی ہے، یوں 2024 میں "تیرے لوگوں کے لٹیروں" کے بارے میں الفا نزاع پر ایک اومیگا بیان بن جاتی ہے، اور یہ میلری تاریخ میں بعینہٖ اسی علامت پر ہونے والی بحث کی بھی اومیگا علامت ہے۔ یہ واضح کرتی ہے کہ مکاشفہ نو کی زمانی نبوتوں کا اسلام، ایک سو چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے وقت کی داخلی تاریخ کے دوران، خارجی پیغام ہے۔ ہم کچھ عرصہ سے اس حقیقت کی تعلیم دیتے آئے ہیں، مگر اب اسے ایک ہی سطر پر دکھایا جا سکتا ہے جو مکاشفہ نو سے شروع ہوتی ہے اور مکاشفہ گیارہ پر ختم ہوتی ہے۔ اسلام کی زمانی نبوت سے متعلق تیسرا چار سالہ دور، جو 1840 سے 1844 تک پورا ہوا، ایک سو چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے وقت کی مثال پیش کرتا ہے۔ مکاشفہ گیارہ کے بڑے زلزلہ کے ذریعے ایک سو چوالیس ہزار کو بطور ایک جھنڈا بلند کیا جاتا ہے۔

حزقی ایل سینتیس میں خدا کے لوگوں کا ایک لشکر کے طور پر اُٹھایا جانا ایک دو مرحلوں پر مشتمل عمل ہے، جس کی تمثیل آدم کی تخلیق میں پہلے سے دی جا چکی تھی۔ پہلے آدم کو مٹی سے بنایا گیا، پھر مسیح نے اُس میں زندگی کا سانس پھونکا۔ حزقی ایل میں پہلی نبوت مُردہ جسموں کو تشکیل دیتی ہے، لیکن وہ اب بھی مُردہ ہی رہتے ہیں۔ پھر چاروں ہواؤں کو اُن جسموں پر پھونکا جاتا ہے، اور وہ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں ایک عظیم لشکر کے طور پر۔ اعداد اڑتیس اور چالیس اُن دو مرحلوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ہم ان امور کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

اِن باتوں کے بعد یہودیوں کی ایک عید آئی، اور یسوع یروشلیم کو گئے۔ اور یروشلیم میں بھیڑ دروازہ کے پاس ایک حوض ہے جسے عبرانی زبان میں بیت حسدا کہتے ہیں، اور اُس کے پانچ برآمدے ہیں۔ اِن میں بیماروں کی ایک بڑی بھیڑ پڑی رہتی تھی، یعنی اندھے، لنگڑے اور سوکھے اعضا والے، جو پانی کے ہلنے کے منتظر رہتے تھے۔ کیونکہ ایک فرشتہ وقتِ مقررہ پر حوض میں اُترتا اور پانی کو حرکت دیتا تھا؛ پس پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی پہلے اُس میں اُترتا، وہ جس کسی بیماری میں مبتلا ہوتا، شفا پا جاتا۔ اور وہاں ایک آدمی تھا جو اڑتیس برس سے بیماری میں مبتلا تھا۔ یسوع نے اُسے پڑے دیکھا، اور یہ جان کر کہ وہ بڑی مدت سے اِسی حالت میں ہے، اُس سے فرمایا، کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟ اُس بیمار آدمی نے اُسے جواب دیا، اے آقا، میرے پاس کوئی آدمی نہیں کہ جب پانی ہلایا جائے تو مجھے حوض میں اُتار دے؛ بلکہ جب تک میں آتا ہوں، کوئی اور مجھ سے پہلے اُتر جاتا ہے۔ یسوع نے اُس سے فرمایا، اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا، اور چل پھر۔ اور فی الفور وہ آدمی تندرست ہو گیا، اور اپنی چارپائی اُٹھا کر چلنے پھرنے لگا؛ اور وہ دن سبت کا تھا۔ یوحنا 5:1–9۔

تب میں نے کہا، اب اُٹھو اور وادیٔ زِرد کے پار گزر جاؤ۔ چنانچہ ہم وادیٔ زِرد کے پار گزر گئے۔ اور قادِس برنیع سے لے کر وادیٔ زِرد کے پار پہنچنے تک جو مُدت ہم نے سفر میں گزاری، وہ اڑتیس برس تھی؛ یہاں تک کہ جنگی مردوں کی وہ ساری نسل لشکر کے درمیان سے فنا ہو گئی، جیسا کہ خداوند نے اُن سے قسم کھا کر کہا تھا۔ استثنا 2:13، 14۔